# سورة الفتح

Chapter 48 — Opening of the way to success

آیات 29

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۙ﴿۱﴾

1-(اے رسولؐ) یہ حقیقت ہے کہ ہم نے تمہارے لئے کامیابی و کامرانی کی واضح راہ کھول دی ہے۔

لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ۙ﴿۲﴾

2-اور یوں اس لئے کیا گیا تاکہ (یہ مخالفین جو تمہارے خلاف) پہلے بھی الزام تراشتے و بہتان باندھتے اور غلط باتیں کرتے رہے اور آئیندہ بھی کرتے رہیں گے تو ان کے بُرے اثرات سے تمہاری حفاظت کا سامان ہو جائے اور تم پر اپنی نعمت کو مکمل کر دے (یعنی تم پر نوعِ انسان کو دی جانے والی اس آگاہی کو مکمل کر دیا جائے) اور تمہاری رہنمائی ایسے صحیح و متوازن راستے کی طرف کر دی جائے (جو سیدھا اطمینان بھری منزل کو جاتا ہے)۔

وَّ یَنۡصُرَکَ اللّٰہُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ﴿۳﴾

3-اور (اس کے لئے) تمہیں اللہ کی مدد میسر آتی رہے۔ایسی مدد جو زبردست اور غالب کر دینے والی ہو۔

ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِہِمۡ ؕ وَ لِلّٰہِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۙ﴿۴﴾

4-(یہ اعلان) اس اللہ کی طرف سے ہے جس نے اہلِ ایمان کے دلوں میں اطمینان اور سکون پیدا کر رکھا ہے تاکہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو جائے۔اور (یاد رکھو) کہ آسمانوں اور زمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں (جو ساری کائنات میں سرگرمِ عمل ہیں، 57/1۔ مگر اس نے حکمتِ عملی کی بناء پر اہلِ ایمان پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ کفار کا مقابلہ کر کے دین کا بول بالا کریں) کیونکہ اللہ تو وہ ہے جو لامحدود علم کا مالک ہے اور جو حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

لِّیُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا وَ یُکَفِّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ ؕ وَ کَانَ ذٰلِکَ عِنۡدَ اللّٰہِ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ۙ﴿۵﴾

5-اوراس سے مقصد یہ ہے کہ اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے ندیاں رواں ہیں (یعنی وہ باغات ہمیشہ شاداب رہنے والے ہیں اور ان جنتوں میں ) وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور (ایمان کی راہ پر چلتے رہنے کی وجہ سے انہیں یہ صلہ بھی ملے گا کہ ان سے سرزد ہونے والی) لغزشیں اللہ اُن سے دُور کر دے گا اور اللہ کے نزدیک (ایسے مومنوں کے لئے ) یہ بہت بڑی کامیابی وکامرانی ہے۔

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۞

6-اور(ان کے برعکس) منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا ملے گی کیونکہ یہ اللہ کے بارے میں بڑی بدگمانی سے کام لیتے رہتے ہیں (اور وجہ یہ ہے کہ مشرکوں کا عقیدہ یہ ہے کہ تنہا اللہ کافی نہیں ہے اس کے احکام وقوانین میں کسی اور کے احکام وقوانین بھی شامل ہونے چاہیں اور منافقوں کا یقین ڈھلمل رہتا ہے وہ نہ ادھر کے ہوتے ہیں اور نہ اُدھر کے۔وہ دوزخی چالیں چلنے والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ اپنے ہاتھوں لائی ہوئی) مصیبتوں کے چکر میں پھنس جاتے ہیں اور اللہ ان پر اپنا غضب کر دیتا ہے اور انہیں زندگی کی اطمینان بھری حالتوں سے محروم کر دیتا ہے۔اور اللہ نے ان کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ ایسا مقام ہے جو بہت ہی بُرا ہے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۞

7-اور(انہیں آگاہی رہنی چاہیے کہ) آسمانوں اور زمین کے سارے کے سارے لشکر اللہ کے ہیں (جو اس کی اطاعت میں سرگرمِ عمل ہیں، 57/1) کیونکہ اللہ تو وہ ہے جو سب پر غالب ہے اور جو حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۞

8-(اور اے رسولؐ) یہ حقیقت ہے کہ ہم نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے (کہ تمہاری ذات صحیح اور غلط کو علیحدہ علیحدہ کر دینے والی) گواہی کا پیمانہ ثابت ہو اور (تمہیں نوعِ انساں) کو یہ خوشخبری دینے کے لئے بھیجا ہے کہ، صحیح اعمال کے نتائج کس قدر خوشگوار ہوتے ہیں اور یہ خوف دلانے کے لئے (تمہیں بھیجا ہے) کہ غلط راستے کس طرح انسان کو تباہیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۞

9-(چنانچہ اس آگاہی کے ساتھ رسولؐ کو بھیجا گیا ہے) تاکہ (اے نوعِ انسان) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

اوران کی مدد کرو اور اس کا احترام و تعظیم کرتے رہو اور صبح و شام یعنی ہر وقت اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سرگرمِ عمل رہو۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۱۰﴾

ع 1 10 9

10-(لہٰذا) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ (اے رسولؐ) جو لوگ (نازل کردہ نظامِ حیات کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کے لئے) تم سے باہمی معاہدہ کررہے ہیں، وہ دراصل یہ باہمی معاہدہ اللہ کے ساتھ کررہے ہیں (کیونکہ انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ) ان کے ہاتھوں کے اوپر (رسولؐ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے (یعنی وہ یہ معاہدہ رسولؐ کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ کررہے ہیں کہ وہ ہر صورت میں اپنے معاہدے پر قائم رہ کر نازل کردہ احکام وقوانین کو اختیار کریں گے اور انہیں نافذ کرنے میں مددگار رہیں گے)۔ اس کے بعد جو شخص اس معاہدہ کو توڑتا ہے تو اس کا (نقصان) خود اسی کو ہوگا (کیونکہ پھر اللہ بھی اس معاہدے کا پابند نہیں ہوگا جس کے تحت اس نے اہلِ ایمان سے جنت کے عوض ان کی جانیں اور مال خرید لئے، 9/111)۔ (اس کے برعکس) جو شخص اس معاہدے پر قائم رہے گا جو اس نے اللہ کے ساتھ کر رکھا تھا (تو نتیجہ یہ ہوگا کہ) بہت جلد اللہ اسے ایسا صلہ دے گا جو بہت بڑی عظمت والا ہوگا۔

سَیَقُوۡلُ لَکَ الۡمُخَلَّفُوۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ شَغَلَتۡنَاۤ اَمۡوَالُنَا وَ اَہۡلُوۡنَا فَاسۡتَغۡفِرۡ لَنَا ۚ یَقُوۡلُوۡنَ بِاَلۡسِنَتِہِمۡ مَّا لَیۡسَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ ؕ قُلۡ فَمَنۡ یَّمۡلِکُ لَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ شَیۡئًا اِنۡ اَرَادَ بِکُمۡ ضَرًّا اَوۡ اَرَادَ بِکُمۡ نَفۡعًا ؕ بَلۡ کَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا ﴿۱۱﴾

11-(اس وضاحت کے بعد اب اُن انسانوں کے اِس رویے پر غور کرو جو وہ ایمان لانے کے باوجود اختیار کئے رکھتے ہیں، جس طرح کہ) وہ لوگ جو اعراب یعنی کم تہذیب یافتہ ہیں (اور وہ نازل کردہ نظامِ حیات کو قائم کرنے کی جدوجہد اور جہاد میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہونگے) اور پیچھے رہ جانے والے ہوں گے تو وہ تم سے (بہانے کرتے ہوئے) یہ کہیں گے کہ یہ اس لئے ہوا کہ ہم اپنے مالوں اور گھر بار والوں کے انتظامات میں مصروف رہے (اس لئے تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوسکے۔ لہٰذا، اسے ہمارے خلاف جرم قرار نہ دیا جائے) اور اللہ سے ہمارے لئے سامانِ حفاظت طلب کرتے رہیں۔ مگر یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں (یعنی وہ سراسر جھوٹی معذرتیں پیش کرنے والے ہوتے ہیں)۔ ان سے کہہ دو! کہ تمہارا (معاملہ اللہ کے پاس ہے) جس کے سامنے کسی کو کسی چیز کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں کوئی فائدہ پہنچانا چاہے (تو کوئی اس میں

مداخلت نہیں کرسکتا) اس لئے کہ تم جو جو کام بھی کرتے ہو ان سب کی اللہ کو خبر ہے۔ (اس لئے اللہ کو بہانہ سازیوں سے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا)۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

12- بلکہ (ان سے یہ بھی کہہ دو کہ) تمہارا خیال تھا کہ رسول اور اس کے ساتھ جو اہلِ ایمان ہیں (وہ نازل کردہ نظامِ حیات کو قائم کرنے کی تگ ودو میں جو گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ہیں) تو وہ اپنے گھروں کی جانب لوٹ ہی نہ سکیں گے (اور اس جہاد کے دوران ہی تباہ ہو جائیں گے)۔ اور اس کو تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا گیا تھا۔ حالانکہ تمہارا یہ خیال ہی بدترین تھا۔ اسی وجہ سے تم ایسی قوم بن گئے ہو جو بگڑ جاتی ہے اور بھلے کام کے لائق نہیں ہوتی۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾

13- بہرحال، جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتا تو پھر اس میں کوئی شبہ ہی نہ رکھنا کہ ہم نے ایسے کافروں کے لئے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾

14- اور (انہیں آگاہ رہنا چاہیے کہ) آسمانوں اور زمین کا اختیار و اقتدار اللہ کے لئے ہے۔ چنانچہ وہ جسے مناسب سمجھتا ہے اس کے لئے سامانِ حفاظت مہیا کر دیتا ہے اور جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے اسے سزا دے دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ تو وہ ہے جو ہمیشہ نشو ونما کے لئے سامانِ حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔ اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾

15- (بہرحال، ان اعراب یعنی ان کم تہذیب یافتہ انسانوں کی حالت یہ ہے کہ یہ لوگ ویسے تو ایمان والے کہلاتے ہیں۔ مگر) یہ پیچھے بیٹھ رہنے والے ہوتے ہیں (اور اللہ کے لیے کی گئی جدوجہد میں شریک نہیں ہوتے اور جب یہ دیکھتے ہیں کہ جنگ میں فتح کے نتیجے میں حاصل ہونے والے کسی مال کی تقسیم کا معاملہ ہے۔ اور اس سلسلے میں) جب تم ایسے مال کو حاصل کرنے کے لئے چلو گے تو یہ لوگ کہیں گے! کہ ہمیں اجازت دو کہ ہم تمہارے پیچھے ہو کر چلیں۔ (مگر ان سے کہو کہ تم نے معاہدے کو توڑ کر خود اپنی ذات کے لئے بُرا کیا تھا، 48/10۔ اس لئے تم ان خوشگواریوں کے بھی حق دار نہیں

ہو جو اللہ کے ساتھ معاہدہ نبھانے کی صورت میں میسر آتی ہیں، 9/111)۔ چنانچہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے فرمان کو بدل ڈالیں (جس کے مطابق یہ ہے کہ جس نے اللہ سے کیا گیا معاہدہ توڑا تو اس نے اپنا ہی نقصان کیا اور جس نے یہ معاہدہ نبھایا تو اللہ اسے ایسا صلہ دے گا جو بڑی عظمت والا ہوگا، 48/10)۔ لہٰذا، ان سے کہہ دو! کہ تم ہرگز ہمارے پیچھے نہیں آسکتے کیونکہ اللہ نے تو اس سے پہلے ہی تمہیں اس طرح (کی عہد شکنی کے نتائج کے بارے میں) آگاہ کر دیا تھا، 48/10۔ لیکن اس کے باوجود وہ کہیں گے کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو (اس لئے ایسا کہتے ہو)۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ زیادہ سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے (ورنہ بات آسان ہے کہ جو شخص اللہ کے احکام پر عمل کرنے کی جدوجہد میں بغیر کسی مناسب وجہ کے شریک نہیں ہوتا تو اسے اس جدوجہد کے نتیجے میں حاصل ہونیوالے فوائد کو پانے کے لئے بہانہ سازی بھی نہیں کرنی چاہیے)۔

**قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۶﴾**

16- چنانچہ تم ان اعراب سے جو (جان بوجھ کر) پیچھے رہ جانے والے ہیں کہہ دو کہ (تمہارے خلوص کا امتحان یوں ہوگا کہ) تمہیں ایک ایسی قوم کے خلاف جلد ہی جنگ کرنے کی دعوت دی جائے گی جو بڑی جنگجو ہوگی۔ (اور تم سے کہا جائے گا) کہ تم ان سے مسلسل جنگ جاری رکھو (یہاں تک کہ) یا تو وہ امن وسلامتی قبول کر کے مطیع ہو جائیں (یا پھر وہ لڑتے مرتے رہیں)۔ لہٰذا، اگر تم (اس حکم کی) اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں حسین وجمیل صلہ عطا کرے گا۔ لیکن اگر تم اس سے پھر جاؤ گے جیسا کہ پہلے پھر گئے تھے تو اللہ تمہیں ایسا عذاب دے گا جو الم انگیز ہوگا۔

ع 2 7 10

**لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۷﴾**

النصف

17- لیکن (اس حکم کا اطلاق) اُن پر نہیں ہوگا جو اندھے ہیں اور جو لنگڑے ہیں اور جو بیمار ہیں تو اُن پر کوئی گناہ نہیں ہے (اگر وہ پیچھے رہ جانے والے میں سے ہوں) اور جو شخص اللہ کے احکام وقوانین پر عمل کرے گا جسے رسولؐ نے عملی شکل عطا کی، تو وہ ایسی جنت میں داخل کر دیا جائے گا جس کے نیچے بہتے پانیوں کے دھارے ہوں گے (اور جو اس اطاعت وپیروی سے) منہ پھیر لے گا تو وہ اُسے ایسے عذاب میں مبتلا کر دے گا جہاں خوشگواریاں غم والم میں بدل جاتی ہیں۔

**لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾**

18-چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ (اس اصول کے مطابق، مخالفین کے بے پناہ ہجوم اور خوفناک خطرات کے باوجود) جب وہ لوگ جو ایمان والے تھے، اس درخت کے نیچے (اے رسولؐ) تم سے (اطاعت پر قائم رہنے کا) عہد کر رہے تھے تو اللہ ان سے راضی ہو گیا (کیونکہ ان کا یہ عمل اللہ کے عین احکام وقوانین کے مطابق تھا) اس لئے کہ جو ان کے دلوں میں (خلوص تھا) اسے اللہ نے جان لیا (اور اس قدر کشمکش والے حالات کے باوجود) اللہ نے ان پر راحت وسکون نازل کر دیا اور صلے کے طور پر مستقبل قریب میں ہی ان کے لئے فتح وکامرانی کی راہیں کھول دیں۔

(**نوٹ**: یہ آیت حدیبیہ کے مقام پر اس بیعت کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں رسولؐ کے ساتھیوں نے رسولؐ سے معاہدہ کیا تھا کہ وہ رسولؐ کے حکم پر جانوں کی بازی لگا دیں گے۔ اس معاہدے یعنی اس بیعت کو بیعتِ رضوان بھی کہا جاتا ہے۔ اس سے آگاہی یہ ہے کہ اللہ کے احکام پر پورے خلوص سے عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ کامیابی کی راہیں کھول دیتا ہے)۔

**وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۹**

19-(جس کے نتیجے میں آئندہ) اُنہیں بہت سا مالِ غنیمت بھی حاصل ہوا۔ کیونکہ اللہ تو وہ ہے جو سب پر غالب ہے اور وہ حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

**وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲۰**

20-بہر حال (اے اہلِ ایمان، اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے حسین عمل پر ڈٹے رہے تو پھر یہ) اللہ کا تم سے وعدہ ہے کہ وہ تمہارے لئے کثرت سے غنیمتوں کے راستے کھول دے گا جنہیں تم حاصل کرو گے اور یہ کچھ جو تمہیں فوری طور پر مل گیا ہے (یہ اس کا قلیل حصہ ہے مگر اس سے بڑی بات یہ ہے) کہ اس نے (دشمن) انسانوں کے ہاتھ تم سے روک دیے (تاکہ وہ تم لوگوں کو نقصان پہنچانے سے باز رہیں۔ چنانچہ اس قسم کی فتوحات) اہلِ ایمان کے لئے ایک نشانی ہوتی ہے (کہ اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت پر ڈٹے رہے تو نازل کردہ نظامِ زندگی غالب آ کر رہے گا) اور جس راستے پر وہ تمہاری رہنمائی کر رہا ہے وہ صحیح اور متوازن ہے۔

**وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝۲۱**

21-(تخریبی قوتوں کے خلاف یہی اطاعت کا راستہ ہے جس پر اے اہلِ ایمان تم چلے جا رہے ہو۔ مگر اس کے علاوہ) اور بھی بہت سی (کامیابیاں اور فتوحات) ہیں جن پر ابھی تم نے قدرت حاصل نہیں کی مگر اللہ نے ان کو اپنے احاطہ میں لے رکھا ہے۔ کیونکہ اللہ تو وہ ہے جس نے ہر شے پر اس کی مناسبت کے پیمانے مقرر کر کے ان پر اپنا مکمل اختیار قائم کر

رکھا ہے۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾

22-اور وہ لوگ جو کافر ہیں اگر تمہارے خلاف قتل و غارت گری پر اُتر آتے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور پھر ان کا نہ کوئی حمائیتی ہوتا اور نہ کوئی سرپرست ہوتا۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

23-(یہ سب کچھ محض اتفاقی طور پر نہیں ہوتا بلکہ) یہ اللہ کا دستور ہے جو شروع سے اسی طرح چلا آ رہا ہے اور اللہ کا یہ دستور ایسا ہے کہ جس میں تمہیں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں ملے گی (کیونکہ وہ اٹل ہے)۔

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾

24-لہٰذا، یہ وہی اللہ ہے جس نے (تمہارے خلاف تمہارے دشمنوں) کے ہاتھ روک دیے اور وادیٔ مکہ میں (ان کے خلاف) تمہارے ہاتھ روک دیے (اور مکہ کشت وخون سے محفوظ رہا) اور اس کے بعد تمہیں ان پر فتح مند کر دیا کیونکہ اللہ تو وہ ہے جو تمہارے ہر عمل پر نگاہ رکھنے والا ہے۔

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَــــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾

25-(حالانکہ وہ یہ بھی جانتا ہے) کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجدِ حرام یعنی کعبہ جانے سے روک دیا تھا (تاکہ حج نہ کرسکو اور حج کے لئے جو) تحائف یعنی جانور وغیرہ تھے انہیں بھی ان کی منزل تک پہنچنے سے روک دیا تھا۔ (لیکن اس کے باوجود اللہ نے تمہیں ان کے خلاف جنگ کرنے سے روک دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مکہ میں) ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں تھیں جن کے متعلق تمہیں معلوم نہ تھا (کہ وہ کہاں کہاں ہیں۔ اگر تم شہر پر حملہ کرتے تو ان کو ان کافروں کے ساتھ میں) تم روند ڈالتے اور یہ تمہارا اپنا ہی نقصان ہوتا جو تمہیں لاعلمی کی وجہ سے پہنچ جاتا۔ (اور ایسا اس لئے بھی کیا گیا) تاکہ اللہ جسے مناسب سمجھے اسے اس حالت میں داخل کر دے جہاں وہ قدم بہ قدم اپنی مدد و رہنمائی سے سنورنے والے کو اس کے کمال تک پہنچا دے۔ لیکن اگر (ایسی صورت ہوتی کہ یہ مومن مرد اور مومن عورتیں ان کافروں سے) الگ ہو چکے ہوتے، تو ہم ان کافروں میں سے (لوگوں کو تمہارے ہاتھوں) الم ناک سزا کا مزہ چکھاتے۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾

26-(اور پھر اللہ کو یہ بھی معلوم تھا) کہ وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو ماننے سے انکار کر رکھا ہے، (انہوں نے رسولؐ اور اہلِ ایمان کے خلاف) اپنے دلوں میں جھوٹی عزت وغیرت کو پیدا کر رکھا ہے، ایسی جھوٹی عزت وغیرت جو جاہلیت سے پیدا ہوتی ہے۔ (اس کے برعکس ایمان والوں نے بجائے اس کا جواب جھوٹی عزت و غیرت سے دینے کے، اپنے دلوں میں اللہ کے احکام اتار رکھے تھے جس کی وجہ سے) اللہ نے اپنے رسول پر اور اہلِ ایمان پر اطمینان وسکون نازل کیے رکھا اور ان پر اپنا یہ فرمان لازم کر دیا کہ اپنے آپ پر اس قدر قابو رکھیں کہ اللہ کے کسی حکم وقانون کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے (کلمة التقوٰی)۔ یہ تو وہ (اہلِ ایمان ہیں جو مثال بننے کے لئے اللہ کے اس فرمان کے) زیادہ حقدار اور اہل تھے۔ کیونکہ اللہ تو وہ ہے جو ہر شے کا مکمل علم رکھنے والا ہے۔

لَّقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾

27- بہرحال (اس ساری خون ریز کشمکش کے باوجود) یہ حقیقت ہے کہ اللہ نے اپنے رسول کو ایسا سچا خواب دکھایا تھا جو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق تھا۔ (اور وہ خواب یوں تھا کہ اے رسولؐ!) جب اللہ مناسب سمجھے گا تم ضرور پورے امن کے ساتھ (بغیر کشت وخون کے) مسجدِ حرام میں داخل ہو گے۔ اور پورے سکون کے ساتھ (مناسکِ حج ادا کرو گے۔ جیسے کہ) سر منڈوانا اور بال ترشوانا ہے۔ اور کسی کا خوف تم پر غالب نہیں ہوگا۔ لہٰذا، (یاد رکھو کہ) اللہ ان باتوں کو جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے۔ (اور اے اہلِ ایمان! یہ بھی یاد رکھو کہ) اس کے علاوہ، اللہ تمہارے لئے عنقریب ایک اور فتح کی راہیں کھول دے گا۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾

28-(چنانچہ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اہلِ ایمان اپنے رسولؐ کے ساتھ فتح یاب ہو کر مسجدِ حرام میں داخل ہو گئے۔ لہٰذا، اے نوعِ انسان!) یہ وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ضابطۂ ہدایت عطا کیا اور ایسا نظامِ زندگی دیا جو مکمل سچائی پر مبنی ہے (اور یہ دین یعنی یہ نظامِ زندگی اس لئے نازل کیا گیا ہے) تاکہ اسے زندگی کے دیگر تمام (خود ساختہ) نظاموں پر غالب کر دیا جائے (کیونکہ یہ ایسی تمام مستقل اقدار کے مجموعے کو لیے ہوئے ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا)۔ اور اللہ اس بات کی نگرانی کرنے کے لئے کافی ہے (کہ ایسا ہو کر رہے گا)۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ تَرٰىہُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانًا ۫ سِیۡمَاہُمۡ فِیۡ وُجُوۡہِہِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِکَ مَثَلُہُمۡ فِی التَّوۡرٰىۃِ ۚۖۛ وَ مَثَلُہُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ ۚ۟ۛ کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِہٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیۡظَ بِہِمُ الۡکُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡہُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۲۹﴾

ع 4 3 12 معانقۃ 15

29-(اور نازل کردہ نظامِ زندگی کا غلبہ دوسرے خودساختہ نظاموں پر محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہوگا۔ کیونکہ) مُحمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں (ان کی کیفیت یہ ہے کہ) وہ ان پر جو کافر ہیں بڑے سخت ہیں مگر آپس میں بڑے ہی نرم دل اور ہمدرد ہیں۔ اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ (وہ کس طرح ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے) جھک جاتے ہیں اور اللہ کے احکام وقوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رکھتے ہیں۔ (لیکن یہ تارک الدنیا انسانوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ) وہ اللہ کی فراوانیوں وفضیلتوں کی تلاش میں مصروفِ جدوجہد رہتے ہیں۔ اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ کا یوں فرماں بردار بنے رہنے سے (ان کے دلوں میں اطمینان اور حقیقی مسرت کا جو) اثر پیدا ہوتا ہے، اس کی علامات ان کے چہروں سے نمایاں نظر آتی ہیں۔ ان کی یہ مثال توریت میں بھی ہے اور ان کی یہ مثال انجیل میں بھی ہے۔ (انہوں نے نازل کردہ نظامِ زندگی کو جس طرح قائم کیا اور پروان چڑھایا ہے، اس کی مثال یوں سمجھو کہ جب عمدہ بیج سے) ایک کھیتی میں شگوفہ پھوٹتا ہے (تو اس کی پہلی کونپل بڑی نرم ونازک ہوتی ہے)۔ پھر وہ مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ اور پھر موٹی ہوتی جاتی ہے اور پھر (بغیر سہارے کے) اپنی جڑ پر محکم طریقے سے قائم ہو جاتی ہے۔ (اس میں خوشے لگتے ہیں اور خوشوں میں دانے پڑ کر سخت اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ یوں وہ چھوٹا سا بیج پکی ہوئی فصل میں تبدیل ہو جاتا ہے)۔ جب کاشتکار (اپنی محنت کو اس طرح ثمر بار ہوتے دیکھتا ہے) تو مسرت سے جھوم اٹھتا ہے۔ لیکن یہی چیز ان کافروں کے لئے دل جلانے کا باعث بنتی ہے۔ (اسی طرح) اللہ نے ایسے لوگوں سے جو ایمان لائے اور سنورنے سنوارنے کے کام کرتے رہے تو ان سے اس بات کا وعدہ کر رکھا ہے (کہ ان کی کوششوں کا چھوٹا سا بیج، تمام خطرات سے محفوظ رہے گا اور ان کی کھیتی پک کر بہترین ثمرات کی حامل ہو جائے گی۔ لیکن اس کے لئے اس قسم کی محنت اور استقامت کی ضرورت ہوگی جس قسم کی محنت اور استقامت کا ثبوت کسان دیتا ہے)۔ لہٰذا، ان میں سے ایسے لوگوں کو اللہ اپنی حفاظت میں لیے رکھے گا اور انہیں (ان کی کوششوں کا) جوصلہ دیا جائے گا وہ بڑی عظمت والا ہو گا۔